کیا تعلق تھا؟ اُس کا اندازہ اُن خطوط سے ہو سکتا ہے جو معارف میں شائع ہو چکے ہیں، اور نیز اس سے کہ مولانا نے شدید ترین مالی مشکلات کے زمانہ میں دارالمصنفین کی مدد کس جرأت اور فیاضی سے کی۔ اس بنا پر ان دونوں بزرگوں کے مرحوم ہو جانے کے بعد اب جو حضرات اس قسم کی تلخ اور ناگوار بحثیں اٹھا رہے ہیں، وہ نہ اس ذریعہ سے علم و ادب کی کوئی خدمت انجام دے رہے ہیں اور نہ ملّت اسلامیہ کے ان دونوں گوہر ہائے تابندہ کے ساتھ انصاف کر رہے ہیں، بلکہ ان دونوں کی روحوں کے لئے تکلیف و اذیت کا ساماں مہیا کر رہے ہیں۔ اب تک جو کچھ ہوا سو ہوا۔ لیکن اب آئندہ یہ سلسلہ بالکل ختم ہونا چاہئیے، یہ سطور لکھنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے دونوں طرف کافی اشتعال موجود ہے۔ رسالے لکھے جا رہے ہیں اور کتابیں تیار ہو رہی ہیں۔ خدانخواستہ اگر یہ فتنہ یہاں ختم نہیں ہوا۔ اور مزید برگ و بار لایا تو یہ مسلمانوں کی بڑی بدبختی کی نشانی ہوگا۔ اور اس کے اثرات شدید اور دور رس ہوں گے۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

افسوس ہے گذشتہ مہینہ قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی نے داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ مرحوم رشتہ میں راقم الحروف کے ماموں تھے۔ بڑے ذہین طباع، بذلہ سنج اور قادرالکلام شاعر تھے۔ فن پر بڑا عبور تھا تاریخ گوئی میں تو شاید ہی اُن کا کوئی جواب ہو۔ اس خاص کمال کی وجہ سے نظام حیدر آباد کے دامن دولت سے وابستہ ہو گئے اور عرصہ تک وظیفہ پاتے رہے۔ غالباً ۱۹۲۳ء میں جب نظام گورنمنٹ آف انڈیا سے برار کا معاملہ طے کرنے دلی آئے تھے تو مرحوم نے اس تقریب سے ایک عجیب و غریب قصیدہ لکھا تھا جس میں ۱۹ اشعار تھے اور ہر شعر سے سات طرح دلی آنے کی تاریخ نکلتی تھی۔ پھر لطف یہ تھا کہ ہر شعر کے پہلے حرف کو ملائیے تو اُسی بحر اور اُسی ردیف و قافیہ کا ایک شعر ہو جاتا تھا اور اس سے بھی سات طرح تاریخ برآمد ہوتی تھی۔ نظام نے اس پر خوش ہو کر ان کے منصب میں اضافہ کر دیا تھا۔ اب وہ مستقلاً حیدر آباد میں رہنے لگے تھے۔ علاوہ بریں اُن کو تصنیف و تالیف کا بھی بڑا متنوع ذوق تھا۔ تاریخ، فقہ۔ ادب و تنقید۔ لسانیات۔ شعر و شاعری، ان میں سے ہر موضوع پر انھوں نے کتابیں لکھی ہیں۔ آخر میں اردو کی انسائیکلوپیڈیا لکھنی شروع کی تھی جو ناتمام رہ گئی۔ اخلاقی اعتبار سے بڑے خوش مزاج اور خندہ رو و بذلہ سنج تھے۔ لطائف و ظرائف سینکڑوں کی تعداد میں یاد تھے۔ اور انھیں موقع و محل کے لحاظ سے مزے لے لے کر سناتے تھے۔ نماز با جماعت پڑھتے تھے۔ اوراد و وظائف کا شغل بھی رکھتے تھے۔ بزرگانِ دیوبند کے صحبت یافتہ اور ان کے نام کے عاشق تھے۔ دنیوی معاملات میں بھی بڑی سوجھ بوجھ رکھتے تھے۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ